فضل اکبر کاشمیری

حُبّ ِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یا تقلید ڈاکٹر مسعود؟

مسعود احمد بی ایس سی تکفیری، بانی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کراچی کی طرح ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کا تعلق بھی ایسے لوگوں سے تھا جو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے مفکرات وسیئات میں سے عذاب قبر کا انکار اور سلف صالحین کی گستاخیاں سرفہرست ہیں۔ امام اہل سنت والجماعت احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو کافر کہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے موصوف سے ''مناظرہ'' کیا لیکن مسعود صاحب جب کوئی جواب نہ دے سکے تو راہ فرار ہی میں عافیت سمجھی ''فرقہ مسعودیہ :۲ ''ہی کے کچھ اوہام وفریب واضح کرنے کے لیے محترم فضل اکبر کاشمیری نے قلم اٹھایا ہے جو پیش خدمت ہے۔ [ابو ثاقب محمد صفدر حضروی]

بحثیت مومن ومسلم حق پرستی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان خالی الذہن ہو کر قرآن وسنت کا مطالعہ کرے پہلے سے کوئی نظریہ قائم نہ کرے، پھر قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں جو حق واضح ہو جائے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ لیکن گمراہ فرقوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ پہلے خود ساختہ اصول وضع کر لیے جاتے ہیں، اپنا ایک خود ساختہ نظریہ قائم کر لیا جاتا ہے۔ پھر کتاب وسنت سے اس کے حق میں دلائل تلاش کیے جاتے ہیں۔ پھر جو دلائل ان کے وضع کردہ اصولوں پر ٹھیک نہ بیٹھیں اُن کا انکار کر دیا جاتا ہے۔ اور اپنے باطل نظریہ کی تائید میں ضعیف روایات کا سہارا لینے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔

ان گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ '' کیفیت عذاب قبر'' کے مصنف ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کا ہے۔ انہوں نے بھی یہی کام کیا، صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف کو صحیح باور کرانے کی کوشش کی۔ صحیح احادیث میں دوراز کار تاویلات کیں۔ اپنے نظریہ کی حمایت میں ضعیف روایات پیش کیں۔ قرآنی آیات میں من مانی تاویلات کر کے احادیث کا مذاق اڑایا۔ ان کے ایک ذیلی فرقہ (المسلمین) نے نزول عیسیٰ، دجال، امام مہدی، جادو کی تاثیر، نظر کا لگ جانا، ایصال ثواب اور عذاب قبر وغیرہ کا انکار کیا۔ اور ان میں تقسیم در تقسیم کا عمل جاری ہے۔ دوسری طرف ہمارا منہج بالکل واضح ہے یعنی: " صحیح وحسن روایات سے استدلال اور ضعیف ومردود روایات سے کلی اجتناب "

عقائد اسلام میں سے ایک اہم عقیدہ عذاب القبر کا عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ صحیح اور متواتر احادیث سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہے۔ اس فرقہ مسعودیہ نے عذاب القبر کی صحیح وصریح اور متواتر احادیث میں ناجائز اور بھونڈی تاویلات کر کے ایک نیا نظریہ پیش کیا۔

اسی طرح قرآنی آیات، صحیح اور متواتر احادیث اور اجماع المسلمین سے نزول مسیح علیہ السلام کا اثبات ہوتا ہے۔ان احادیث کو بھی فاسد و تاویلات کی بھینٹ چڑھایا گیا۔اسی طرح جادو سے متعلق صحیحین کی احادیث کے ساتھ بھی ان کا یہی رویہ ہے۔

طاعات(دینی امور) پر وظیفہ لینے کو بھی یہ حضرات حرام سمجھتے ہیں اور یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ایسے علماء کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں جو وظیفہ لیتے ہیں۔اس سلسلہ میں جو صحیح احادیث بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں اور ان سے اجرت کا جواز ثابت ہوتا ہے، ان میں محدثین کے اصول سے ہٹ کر باطل تاویلات کرتے ہیں اور عدم جواز کیلئے ضعیف روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

حدیث کی بابت استہزاء کی مثال

حدیث مسلم میں آتا ہے کہ ''جو شخص سورۃ الکھف کی ابتدائی دس (۱۰) آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا جائے گا۔'' [صحیح مسلم:۸۰۹/۲۵۷]

قرآنی آیات کی فضیلت والی اس حدیث کا یوں تمسخر اڑایا گیا۔

''للہ قرآن اٹھا کر سورۂ کہف کی ابتدائی ۱۰ آیات پڑھ کر دیکھیں، ان میں کون سی چیز دجال سے بچنے میں معاون ہے۔'' [سحر کیا ہے؟ص ۲۸]

جس طرح یہ لوگ عقائد میں افراط و تفریط کا شکار ہیں اسی طرح اعمال میں بھی ان کا یہی طرز عمل ہے۔یعنی صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف احادیث کو صحیح کہنا۔اس کی صرف دو (۲) مثالیں قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

ان کے رسالے ''حبل اللہ'' میں سعید احمد صاحب نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ایک مضمون لکھا ہے جس میں اہل الحدیث پر کافی طنز و تشنیع کی گئی ہے۔چنانچہ ایک مقام پر موصوف لکھتے ہیں:

''قابل غور بات یہ ہے کہ محدثین اور ماہرین رجال تو جرح و تعدیل کو تابعین تک ہی محدود رکھتے ہیں جبکہ یہ فرقہ پرست، تقلید اعمیٰ اور ذہن پرستی کا شکار تمام اخلاقی حدود پھلانگ کر ایک جلیل القدر صحابی کی تنقیص اور عظیم المرتبت فقیہ کی کردار کشی سے بھی باز نہیں رہتے۔مسلکی عصبیت نے ان کو بالکل اندھا کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہر چند کہ یہ الزام تراشیاں مسلکی بغض و عصبیت ہی کا غیر سنجیدہ مظاہر ہیں اور اس لائق نہیں کہ اس پر علمی بحث کی جائے پھر بھی مغالطہ آرائی اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لیے شیطانی مہم کا سد باب ہونا چاہئے۔''

[حبل اللہ ص ۱۶، ۱۷]

آگے چل کر موصوف رقم طراز ہیں:

''عدم رفع الیدین کی دلیل میں بھی متعدد روایات ہیں جن میں جامع ترمذی کی مندرجہ ذیل روایت بہت واضح اور صریح ہے۔'' [ص۱۹]

اسی طرح اس فرقہ کا ایک پاکٹ سائز کتابچہ ہے ''الصلوۃ'' اس میں بھی یہ ضعیف روایت نقل کی گئی ہے۔ جبکہ اس کے پیش لفظ میں اس پاکٹ سائز کتابچہ کے متعلق یہ بھاری بھرکم الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

''چنانچہ ایمان خالص کی دعوت کو قبول کر کے اس مشن کا ساتھ دینے والوں کو ایسی کتاب الصلوۃ کی اشد ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے'' [ص۲]

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مختصر تحقیق

((عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود: ألا أصلي بكم صلوة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه إلا في أول مرة)) [جامع الترمذی ۱/۵۹ ح ۲۵۷]

''جناب علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (سیدنا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتاؤں؟ پس انہوں نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ کے علاوہ ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔''

الجواب: اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے لیکن جمہور محدثین کرام نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ضعیف اور غیر ثابت قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے:

((قد ثبت حديث من يرفع و ذكر حديث الزهري عن سالم عن أبيه ولم يثبت حديث ابن مسعود أن النبي لم يرفع يديه إلا في أول مرة)) [۱/۵۹ ح ۲۵۶]

''یقیناً رفع یدین کی حدیث ثابت ہے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر ثابت ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کیا۔''

بعض لوگوں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی اس جرح کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہٹانے کی کوشش کی ہے لیکن درج ذیل محدثین نے اس جرح کو اسی روایت سے متعلق قرار دیا ہے۔ مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانی [التلخیص الحبیر ۱/۲۲۲] ابن الجوزی [التحقیق ۱/۲۷۸] امام نووی [المجموع ۳/۴۰۳] ابن قدامہ [المغنی ۱/۲۹۵] وغیرہم۔

اس کے علاوہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ، امام دارقطنی رحمہ اللہ، حافظ ابن حبان رحمہ اللہ، امام ابوداوٗد رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ، امام یحیی بن آدم رحمہ اللہ، ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ، امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ، امام بیہقی رحمہ اللہ وغیرہم سب نے اس حدیث پر شدید جرح کی ہے۔
ملاحظہ فرمائیں :التمھید لابن عبدالبر، التلخیص الحبیر ، المجموع شرح المھذب اور تہذیب السنن (اور نور العینین ص ۱۱۵۔۱۱۹) وغیرہ۔

اس روایت میں دوسری علت یہ ہے کہ اس کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے معنعن بیان کیا ہے اگرچہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ثقہ ثبت اور عظیم محدث ہیں لیکن آپ مدلس بھی تھے اور ضعفاء تک سے تدلیس کیا کرتے تھے۔[میزان الاعتدال ۱۶۹/۲ سیر اعلام النبلاء ۲۷۴/۷] اور مدلس اپنی بیان کردہ روایت میں جب تک سماع کی تصریح نہ کرے تو اس کی وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔[مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹ الکفایہ ص ۳۶۲] اور اس روایت کی کسی بھی سند میں سماع کی کہیں بھی تصریح موجود نہیں ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی محفوظ روایت

سفیان ثوری کی اس روایت پر محدثین نے سخت جرح کی ہے جبکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی محفوظ اور اصل روایت وہ ہے جو امام عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کی سند سے مروی ہے۔[دیکھئے جزء رفع الیدین محقق ص ۵۸ ح ۳۳] اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ بخاری نے کہا: ''محقق علماء کے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سے یہی روایت محفوظ ہے۔''
[اس روایت کو ابن خزیمہ (۶۹۶) دارقطنی (۳۳۹/۱) اور ابن الجارود (۱۹۶) نے صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح مسلم (۵۳۴) میں اس کا ایک شاہد بھی ہے۔]

موصوف نے ترک رفع الیدین والی ضعیف روایت پیش کر کے اہل حدیث پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش ہے۔ اہل الحدیث کا جرم یہ ہے کہ وہ اس ضعیف روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر بارہ (۱۲) صفحات کا مضمون لکھ کر غلط تاثر دینے والا (سعید احمد) اور اس کا برزخی ٹولہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت پر عمل کرتا ہے یا نہیں؟ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اس روایت پر علمی بحث کی ہے۔[دیکھئے نور العینین ص ۱۱۹ تا ۱۳۳] حافظ صاحب نے متعدد دلائل سے حدیث الثوری بسندہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ضعیف و مردود ہونا ثابت کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

''یہ حدیث علت قادحہ کے ساتھ معلول ہے اور سنداً اور متناً دونوں طرح سے ضعیف ہے۔'' [ص ۱۱۹]

اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ، امام ابن حزم رحمہ اللہ، علامہ البانی رحمہ اللہ، علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اس کی تصحیح یا تحسین کی ہے لیکن بیس سے زیادہ ائمہ حدیث نے اس روایت کی تضعیف کی ہے اوران کی تحقیق ہی راجح ہے۔

دوسری مثال

حبل اللہ کے ایک اور شمارے میں صلوۃ التسبیح کو عجوبہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۔۔۔۔ یہ روایت ایک عجوبہ ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہرروز سے لے کر عمر میں صرف ایک مرتبہ کر لینے تک کی چھوٹ اور عمر میں صرف ایک مرتبہ صلوۃ التسبیح ادا کر لینے سے اگلے پچھلے عمر بھر کے سارے ہی گناہ معاف ہو جائیں خواہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ عمداً ہوں یا سہواً وغیرہ!''

صلوۃ التسبیح کی حدیث کی تحقیق

یہ حدیث (ابوداؤد، ابواب التطوع، باب صلوۃ التسبیح حدیث: ۱۲۹۷) ابن ماجہ، (اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح حدیث: ۱۳۸۶) میں موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ (حدیث ۱۲۱۶) اور حاکم (۳۱۸/۱) نے اسے صحیح کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کثرت طرق کی بنیاد پر حسن درجہ کی ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم اور حافظ ذہبی نے اس حدیث کی تقویت کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ حق ہے کیونکہ اس کے بہت سے طرق ہیں۔ علامہ مبارک پوری اور شیخ احمد شاکر نے بھی اسے صحیح حسن کہا ہے۔ جبکہ خطیب بغدادی، امام نووی اور ابن الصلاح نے اسے صحیح کہا ہے۔ اسے ابوبکر الآجری نے (الترغیب والترھیب ۴۶۸/۱) ابوالحسن المقدسی اور ابوداؤد وغیرہم نے صحیح کہا ہے۔ تفصیل کے لیے حافظ زبیر علی زئی صاحب کی کتاب ''نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داؤد'' دیکھیں۔

اس حدیث کے ایک راوی (موسیٰ بن عبدالعزیز) کو صاحب مضمون نے مجہول بتلایا ہے۔ لیکن موسیٰ بن عبدالعزیز سے ایک جماعت نے حدیث بیان کی ہے۔ ابن معین، نسائی، ابوداؤد، ابن شاہین وغیرہم جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔ صرف ابن المدینی اور السلیمانی کی جرح ملتی ہے جو کہ جمہور کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ لہذا موسیٰ بن عبدالعزیز ''حسن الحدیث'' ہے۔ صلوۃ التسبیح کے بارے میں دو اور احادیث بھی قابل حجت ہیں۔

1) حدیث (جابر بن عبداللہ) الانصاری رضی اللہ عنہ۔

2) حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔

[ملاحظہ فرمائیے ماہنامہ شہادت ستمبر ۱۹۹۹ء ص ۳۷، ۳۸۔ تفصیلی بحث کے لیے الترشیح لبیان صلوۃ التسبیح مع التخریج وکتب الرجال دیکھئے۔]

(انتہائی اختصار کے ساتھ ''فرقہ مسعودیہ : ا '' کے چند فریب واضح کرنے کی کوشش کی ہے جو یہ حضرات اپنے خود ساختہ نظریے کے دفاع میں پیش کرتے ہیں۔)